Lekhak ADDITIONAL SHEET

مثنوی کوک شاستر

از حسن

۱۲۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں نام حق کے میں ابتدا　　کہ قدرت سے اسکے ہوا دوسرا
سراہوں میں اس قدرت پاک کو　　دیا جس نے جو اس مٹھی خاک کو
عجب ماہ رویوں کو پیدا کیا　　کئے نقش اور حسن زیب ان کو دیا
ہر یک گل بدن کو دیا رنگ و بو　　کیا خلق فرس اور پاکیزہ رو
کسی کے کیا رخ شگفتہ لالہ گوں　　کہ لالہ کو ہے داغ دل رشک سوں
جبیں در کے تئیں نور اکیں کو دیا　　کسی کو سورج کے تیوں روشن کیا
کسی کو کیا نو طرح سے لباس　　کسی کو دیا تن میں خوش گل کی باس
دیا حسن یک کو پری کے تئیں　　لب شکر میں اور بوے سمن
کسی کا ہے رخسار لالہ کے تئیں　　کیا دور غم اس کہ دیدار سوں
۱۰ کسی کا ہے قد سرو تیوں خوب تر　　ہے اس شرم سے سرو ٹک پاؤں پر
کسی کا ہے کیا چشم نرگس کے سار　　بھر اس میں کیف دیئے لئے ہزار
کسی کو شکر لب کیا اس قدر　　کہ اس کے مزے کو نہ پہنچے شکر
کسی کو کیا خوب خوشہ گل عذار　　کسی کا کیا زلف سنبل کے سار
جہاں باغ و گل اس میں ہیں گل رخاں　　ہزاروں سے ہیں اسے عاشقاں
۱۵ سنا راویوں سیتی میں اس قدر　　کہ دانا اتھا اور روشن گہر
گیا پادشاہوں سے یک شاہ تھا　　شہنشاہ جھکے حسن کا ماہ تھا
فریدوں کے مانند جمشید جاہے　　سکندر کے تیوں نام فرخندہ رائے
وزیراں اتھے چار سو نامور　　کہ دانا و تدبیر میں خوب تر
سبھی سو سخنداں تھے روشن جمال　　اتھے عقل اور فہم میں بے مثال
۲۰ اتھا اس وزیروں منے یک وزیر　　کہ جس کا تھا نام روشن ضمیر
طرف ملک صورت کے گنج گراں　　روانہ کیا شاہ اس کو وہاں
جمع پانچ سو لاکھ سو ملک کے　　تھے مخصوص اس شاہ کے ملک کے
کیا خرچ وہ گنج سب شوق میں　　اڑایا سبھی مال وہ ذوق میں
وہ کئے عورتوں ساتھ صحبت کیا　　ہر اک جنس کی زن سے لذت لیا
پریشان احوال ہو کر اتیک　　سفر کرکے سلطان کے آیا نزدیک
تلف مال کرے آزردہ وہ شاہ　　ہوا اس پہ اپنی کیا کم نگاہ
غصے ساتھ اسکو کیا قید میں　　بندیوان کے تیوں رکھا قید میں

شہنشاہ یکروز جمشید شیوں   کیا ایک مجلس اسی دبا بلوں
ہر ایک بہا منت کا راگ رنگ و رباب   بھر دیا اٹھا سب شراب و کباب
انھیں ہوں لولیاں ہو پسند   اٹھے گل رخاں اپنے گل پیرہن
خوشی ساتھ رکھتے عیش و طرب   جدا نہیں ہوا تھا پیالے سے لب
اسی عیش میں رات مشغول تھا   تماشا اسے اپنے معقول تھا
کہ دل میں زن شاہ کے پاس آ   اپنے دبانت سے زنا کے تیش سرا
تھے موصوف وہ جو گئی نام سوں   وہ سب عورتوں میں تھے ماہتاب تئیں
گل اندام تھے اور شیریں سخن   اتھی سرو قد اور نازک بدن
سخن فہم تھی اور معنی شناس   اتھی ماہ رو اور روشن قیاس
ولیکن اتھی شوخ و گستاخ ذات   کرے پل میں صحبت وہ شوہر کے ساتھ
وہ تروبکے تو ن شاہ کی مجلس منے   چلی آئی شوہر سے کہتی انے
بیٹھی تھی وہ جب مرد کے سنگ میں   تھی مشغول ہوئی راگ اور رنگ میں
ہم ہو جب اس شوخ کو کیفا کرتا اثر   نہ رہتی اس ہوش کی کچھ خبر
اس کی جوانی میں مغرور ہو   نزدیک شاہ تخت کے آئی وہ
دعا کر زمیں پر رکھی سر نیاز   اد طوطی کے مانند کھولی زبان
ہے مجلس منے شاہ تو آفتاب   کہ چہرے سے تیرے خجل مہتاب
کروں عرض میں اب رضا ہو مجھے   میرے جان و سر سے اماں ہو مجھے
پسند جب کیا شوخ کی عرض کو   کہا شاہ نے اور کہا بول تو
کہی عرض میرا جو ان مرد ہو   کرے عیش بازی میرے ساتھ او
ہوے مرد ایسا کہ عشرت سے مجھ   کرے خوب خوش حال صحبت سے مجھ
نہ دستا ہے یک مرد مجلس منے   کہ ہوے اپنی مردے سے نکا ہر انے
سنا یہ سخن شاہ والا جناب   غصے میں گیا بھر کے او کامیاب
دیا رشک غیرت سے شاہ جہاں   ولیکن رکھا خلق سے غم نہاں 5

عورت کو اسکی خواہش موجب عاجز کرتے ہیں۔

سخن اس وضع کا سنا شاہ جب   بلا لیا حکیموں کو سب اپنے تب
کیا معذرت اپنے مرداں ستی   ہر ایک مرد میا ہے وہ کا شنی
کہا ان سبھوں کو ہیں مرداں تمہے   کہ ہر ایک ہیں پہلوانان تمہے
تھی غالب نہ ہو سکے زن کے ساتھ   اسے کرنا عاجز تمہارے ہے ہات
ضعیفوں کے تیوں سب ہوے سرد دل   زباں بند خاموش ہو گئی خجل
انہیں کوئی دیا سر اٹھا کر جواب   رکھے تھے وہ سب سر گریباں میں داب

شہنشاہ سمجھ کر انہوں کی طبع	کہ ہے سردست وہ عاجز و ضنع
رہا فکر کر درمیاں لحظہ چند	کیا ایک تجویز اپنی پسند
ہوا شاہ کو معلوم اس کا سبب	مگر ایسے کاموں میں کوکا ہی خوب
کہ جیسا اسے شاہ سب حال او	کیا ایسے کاموں میں بیحال او
رکھے ایسے حکمت میں العبث خبر	اچھے ایسے کاموں میں واقف مگر
کیا قید کو کاہی روشن قیاس	نکالو لیکر آؤ منجہ تخت پاس
~~غلاماں سبھی خدمت میں~~	~~کیا حکم چھوٹے بڑوں پر سبھی~~
غلاماں تھے خدمت میں سرو سنے	کیا حکم چھوٹے بڑوں پر سبھی
گئے اور کئے قید ستی خلاص	پہنائے منگا کر لباس انکو خاص
جب آیا شہنشاہ کے آگے وزیر	دیا بوسہ در حال پائے سریر
کیا وہ ثنا اور دعا از نیاز	کہ اے شاہ تیری عمر ہو دراز
کہا شاہ کو کیا تدبیر کر	اس عورت کے صحبت بدل فکر کر
کہ آگے میرے تخت کے یہ پری	کھڑی ہے کمزوری سے مستی بھری
نہ کس کو سمجھتی ہے مرد رستی	کہ صحبت کرے یکدم اپنے ستی
کرے گر تو شرمندہ اسکو ابھی	میں دیوں گنج بہت تجکو اور ملک بھی
کہا وہ کہ تو شاہ میں ہوں نفر	تیرا حکم میرے ہے سر کے اوپر
میں کرتا ہوں عاجز ابھی اسکی یوں	کہ ہووے زن وہ چہرہ لعل گوں
وہ پھر پاؤں پر سے اٹھاوے نہ سر	نہ رغبت رکھے نا تو مردوں کے بچ

خلوت میں جانے کے بیان میں

حکم سے شہنشاہ کے کوکا وزیر	پسند ایک خلوت کیا دلپذیر
دو سوئیاں کو راکھ تھالا دیا انے	جو بارے کے تیں اس کے خلوت منے
اپے جو گئے ہر دو باہم ہوئے	دونوں عیش و بازی میں ہمدم ہوئے
کرے خوش طبع ناز اور ذوق یوں	لئے بوسے ہر دو لبوں سے لبوں
ہو لعب جس وقت ہوئے کے ساتھ	وہ نازک بدن پر ملتا تھا ہاتھ
پکڑ اس کے عاشق کو کرتا نداں	کہ انزال اس کا اچھے اس ٹھیکاں
اسی دبات کو کہا ملتا بدن	کہ اب منے بہشتی تھی وہ زن
اسی طرح سے تا کہ نیچے اوپر	بھگایا بدن اور ہوا کپڑا تر
اسے ذوق شہوت سے مستی چڑھی	کہ بے ہوش ہو کر پڑی اس گھڑی
جو پایا سوئیاں اس کے پستان منے	کہ ہرگز نہ تھی اس سے آگاہ انے
ہوی دو گھڑی بعد حیران انے	جو دیکھیں سوئیاں اپنے پستان منے

دکھلا وہ پستاں ستی شرمسار — دئی عشق میں اپنے دل ایک بار

خجل ہونے میں

ولیکن خجالت سے جا ہی اُنے — ڈوبی آب آتش کے دریا منے
سمندر کے تیوں آگ میں تن بدن — جلانے کو اپنے بھی جا ہی وہ زن
بھی کرتی تھی تدبیر وہ اپنے دل — پتنگ کے نمن آگ میں جائے جل
خبر شاہ کے تیں ہوی جو گئی — کرے زندہ آپنے یہ آتش لئے
9. بولا کر اسے پوچھیا احوال کوں — صفت کیا ہے اور کیا ہے کچھ حال توں
جلاتی ہے آتش سے اپنے کو کیا — کہو پھر سنوں میں یہ کیا ماجرا
زمیں کے تیں خدمت کے بوسہ دئی — وہ زن بعد تعریف کے یوں کہے
جو کوئی زن کہ شوخی کرے مرد ساتھ — ہوئے خفتہ وہ عاقبت دن ساتھ
کہی پھر کہ اے شاہ عالم پناہ — جہاں میں پھری بہت میں جوں کہ ماہ
رہی بہوت صاحب دلاں ساتھ دل — جہاں بیچ جوں بلبلاں سا تھ دل
ولے مرد کوئی میں نے کو کا کے تیوں — نہ دیکھی جہاں میں کسی مرد کوں
کنیزوں میں مجھ کو کرے گر قبول — ہوں راضی اگر وہ کرے منجہ حصول
وگرنہ جلاتی منے آؤں میں — دیس تن کے تیئں آگ میں بھاؤں میں
شہنشاہ ہنسا اس کے گفتار سوں — کہ کوکا ہی لائق ایسے جفت کسوں
10. کیا بہت کچ کا اکرام او — دو چنداں دیا اسکو انعام او
کیا حکم اس کو تو رکھو اپنے ساتھ — کہ تجھ کو اچھے خوب پو جور ذات
تواضع کے بعد از کہا شاہ خاص — کہ دریائے دانش کا تو ہے غواص
بھی دریا ستی ایک در شاہوار — کہ تا مشتری اس کا ہووے روزگار
زناں کے علم ستی ماہر ہے توں — نہ کوئی بھی واقف ہے اس علم سوں
کتاب اس علم کی تو تصنیف کر — ہوئے علم پو بحر تیوں مشتہر
جو کوئی ذوق سے اس کا خواہاں اچھے — دعا ایک کرے تا تجھے اور مجھے -

تصنیف میں کتاب کے

کیا حکم سے شاہ کے تصنیف او — کیا مرد و زن کے بھی تالیف او
مزاج زناں سے بنایا کتاب — لکھیا اس منے ایک او پر تیس باب
کیا اس کو تحقیق الذر جہاں — کہ ہے قسم سے چار مرد و زناں
11. زناں چار ہیں جنس اور مرد چار — کیا اس جہاں بیچ پروردگار
ہے ایک پدمنی اور دوم چیتنی — سیوم سنکنی چار ویں ہستنی
بھی مردوں ستی پو کہوں میں بیاں — ہر ایک کے تیئں عقل سے تو پچھان
یک آہو صفت شیر کی خو دگر — سیوم خر ہے چہارم تھی اے پسر

اقسام میں مردوں کے

ہے عالم منے جنس مرد ایکے چار — بجز اس کے ہرگز نہیں کر بچار
یکس اوکو آہو صفت ہے سبی — ذکر اس کا ہے سات انگشت بھی
دویم اوکو جو شیر خصلت ہوے — اسے آٹھ بوٹ لانبا آلت ہوے
سویم خری خر کے اچھے تیوں یقیں — کہے ہیں کہ نو بوٹ ہے اس کے تیں
تہی کے بھی خصلت کا چارم مگر — ہے کل اس کو بارہ بوٹوں کا ذکر

اقسام میں زنوں کے

ہرن کی بھی جو پدمنی کو سمجھ — کہ ہے سات انگشت اس کا فرج
۱۲. ہووے چیتنی شیر کے جو تمن — جو جیا اس کا ہے آٹھ بوٹوں کا تن
مگر سنکنی کو ہووے خوے خر — کہ نو بوٹ اس سے دے یوں خبر
تہی کے تمن ہستنی کی جو — کہیں بارہ بوٹوں کا ہے آنگ او

موافقت کے بیان میں

ہرن کی طبیعت کیتیں پدمنی — خوش آوے اس سے اور بھی چیتنی
ہووے سنکنی خری خر سے بہم — کہ اینکے اچھے فرج اوپر لجم
تہی کے تمن ہووے طبیعت جسے — ہووے ہستنی ان موافق اسے
جو ہر یک رکھے اس وضع زن سے کار — ہووے لذتیں ہر دو وہ بے شمار
اگر اس میں ہر یک کی ہووے کج تو — نہ ہرگز ہووے لوب اس عشق کو
تہی اس مرد سے زن نہ خایل ہوئے — نہ وہ مرد و زن سے بھی خوش دل ہوے
رہے نہ او دونوں بھی لذت منے — اگرچہ ہووے حور خلوت منے

اصول میں پدمنی کے

۱۲. اچھے پدمنی رنگ تس یو نشان — ڈھلکتے ہرن تیوں ہیں اس کے انکھیاں
سپید و سیہ جو نگہ چشم غزال — پیشانی بھلی رنگ آس کا گلال
لباں ماہ تیوں گردینی دلربز — ہووے اس کا سنگار ہر دل پسند
دو پستان ہیں زریں صفت اس کے یوں — دو نارنج ہو باغ کے زیب جیوں
سخن خندہ آمیز ہے خوش زبان — کشادہ ہووے سینہ نازک میان
کہ ہر وقت خوش او وخنداں ہی او — شرم کیں بھی او دیا کد امان ہے او
نشانی دو ابرو کے ہیں جوں کمان — سیاہ داڑھ اور صاف گردن بھیان
کمر اس کی باریک ہے بال سوں — دہان تنگ اور لب شکر کے تیوں
کرے مثل طوطے کے شیریں کلام — ملائم زباں گل کے تیوں ہووے مدام
کشیدہ شکم اور نقش کا رحب — بھی آنکھیں ہووے اسکے باریک خوب

Lekhak ADDITIONAL SHEET

دوم دانا: بہت نرم و نازک ہے یوں — رطب نقل فرمیکا ہے میوہ جیوں

ہے ابریشم کے تیوں اسکے تلوے نرم — دھیری بات کرے کے تیں وہ شرم

چلے کبک تیوں چال او خوش خرام — بھی آہستگی سے وہ آوے تمام

کنول کے ہے مانند پوشیدہ تن — کہ جوں نازکی میں برگ سمن

بھی آب منی اس کی خوش باس ہووے — بہت عیش عشرت بھی اس پاس ہووے

کرے جس جگہ کے اوپر وہ بیٹھی آب — گھمے بارن سے اس کو بھنور اشتاب

مرد اس جوڑے کے بعد ہووے اسے — اول مسکے پیدا ہووے اسے

اگر مرد کے تیں ہووے غم بہم — ہنسے ساتھ اس کے ہووے دور غم

اثر اس کی صحبت کا خوش مرد کوں — کرے رنج کو دور اور درد کوں

خلیل اشتہا کم خوردہ ہووے — طرف رنگ کے خوش پرندہ ہووے

ہووے گندم رنگ اس کا پوست — بہت مہربان اور مروت بدوست

بھی ہے نرم دل اور مہمان نواز — اگرچہ ہووے فاقہ دل سے گداز

گل اندام نازک بدن سیم ساق — کشادہ جبیں ہر دو بھوؤں مثل طاق

بھی گل اور خوشبو کی خواہاں ہووے — معطر بدن جو کہ ریحان ہووے

خوش آوے صبح دن کی صحبت اسے — ہووے شور سے اس وقت عشرت اسے

مزا ہوں میں اس پدمنی کی خبر — فرج اس کا ہے مار انگشت کر

موافق اسے آہو خصلت ہووے — جب رات ہو تو نکا آلت ہووے

جہاں بیچ اس قسم کی زن ہے کم — ہووے دوسرے گرچہ ہے پدم قسم

حسن ہے یو گلشن میں خواہش مستی — کرے سیر بلبل کے تیوں دل مستی

جب یو پدمنی کی فصل عمل ہووے — بہت جان و دل سے بھی مائل ہووے

۱ اگر ہووے توفیق خالق کی یوں — کہ رہ پدمنی جنس کے ساتھ یوں

صبح رہ تو صحبت میں ہر ایک رات — بھی بھولو نکے خوشبو سے نقل ساتھ

معطر تن کر تن کو خوشبو ستی — بنداں نوش جان کر شراب جاری

تو خمدور ہو رکھ عشرت یو من — بھی پہنے قبا اور تنگ پیرہن

ملائب سے لب اور شکم بر شکم — بھی چھاتیوں سے سینہ لگا دے بہم

نگہ گرداں سے اس کی بھی ران ویں — پکڑ یوں کہ خوش ہووے دل اس کا تیں

ایک ہاتھ کو اس کے گردن میں ڈال — دوم ہاتھ اس کے بغل سے نکال

پیشانی پیشانی پو دیکھنا ہے کار — اسی طور سے ہونا مشغول یار

یہ ہے شرط ہووے گی دردال تو یوں — نہ جلدی کرے اس مشغ انزال توں

نگاہ رکھ تو آب منی اے جوان — اگر ذوق رکھتا ہے دل درمیان

دے یک دو گھڑی تک تو بوس و کنار   اسے دبات صحبت تو کر اس سے یار
دِوانی ہوئی جب بھی ہے زندہ وہ   ہوئی جان و دل سے تیری بندہ وہ
اول ماہ کی دوسری تیسری چہار   چھٹی دسویں اور چودھویں کر بچار
ہے اٹھارہویں اور انیسویں   رکھے ایسے روزوں میں ذوق ابوتلانے
اکیسویں سمجھو اور چھبیسویں   نہ دوسرے رکھے وقت میں ذوق کمی
ہوے اس وقت شہوت کا غلبہ اسے   ہوے رگ رگ کی حرکت سے بلوہ اسے

چیتنی عورت کے بیان میں

کہوں چیتنی عورتوں کا بیان   کہ اعضا سے اس کو دیئے یوں نشان
میانہ ہوے اس کا قد اور جسم   نہاں جانے میں اس کے ہوے بال کم
ہوے گرد بادام تیوں چشم او   زورے کام میانے کرے خشم او
بھرے گال نازک دسے گوشت سوں   سمجھ چیتنی علامت کوں
بڑے نہ بڑے دو ہوے اسکے پستان دگر   چھتر بھاری اور ہوے باریک کمر
ہے ایک ہونٹ اسکے نیچے کا بڑا   بھی باریک ہونٹ اس کا ہے دوسرا
گلے میں اچھے تین خط کا نشان   کہا کہ ہر ایک معشوق میں پہچان
لگے دل کے تئیں خوب ساز و سرود   خوش آوے اسے اکثر آواز رود
اچھے خانگی دوستی پیشہ عیان   کہ اخلاص میں ہووے جوں دوستاں
رکھاوے وہ دل دوسرے سے بہم   اسے مرد سے اپنے ہوئے طیش کم
ہوے آب منی شہد کی بو مثال   چلے خوب او مہر کے مثل چال
ہوے آمد بو نون کا اسکا فرج   مرد شیر خو اس کے لائق سمجھ
بدن کے ہووے خوے میں تلخ بو   ذرا کھانے او پیر ہوے اس کی خو
ہے اس مرد کو چیتنی زن رفیق   موافق ہووے جن ہر دو شفیق
کہ جب چیتنی ساتھ باہم ہوے   بھی اس طیش و صحبت میں پیدا ہوے
ہے ہنگام دن ماہ کے اولیں   دوئیں آٹھویں پندرھویں سولھویں
خوش آوے اسے ایسے روزوں میں   اگر دور ہووے تو نہ چھوڑے اسے
بجز اس کے باقی کے روزوں میں یار   اچھے ناخوشی اس کے تئیں زینہار

سنکھنی عورتوں کے بیان میں

ہووے سنکھنی زن کا تن اس قدر   بلند قد ہووے اور نازک کمر
رسیلے انگلیاں اس کے شوخی بھرے   نہ چھوٹے ہووے اور نہ ہووے بڑے
صراحی صفت بھی سمجھو تو دراز   لباں اس کے نازک دہن ہوے فراز
دو پستاں کے رہے درمیانے کھولا   دو نارنج میانے رہے فاصلہ

ہووے کینہ سینے میں اور غصہ دار — ہر کسی سے کرے جنگ بیل و نہار
ہے جو ری پسند اور نامہربان — زبان فاحشہ ہووے اور اچھے بدزبان
۱ نہالی بدن اس کا ہووے فراز — دراز اسکا قد ہووے دوستاں دراز
کتو نکو نہ ہے بال پاؤں او پر — کتو نکو ہووے بال معلوم کر
اچھے نرم دل اور قد سم اسان — ہیں دور اس کے دنداں جوں گدھ نشان
اول رات میں مل شہوت ہووے — ادھی رات نک خوب با قوت ہووے
ہنسے اپنے بھی اووے بیشتر — کرے پھر کسی ساتھ حیلہ مکر
کھی گھوکی بخیل اور رساک ہے — دہاں بو سے بد اور ناپاک ہے
بچا نے جو سوتے وقت مرد کو — جو پا کر نکالاں دکھ دیوے درد سوں
گل سرخ کی بھی وہ طالب ہووے — منی منہ سب بیچ غالب ہووے
ہے تو عورت کا مرد جو آلتی — سو اتفاق ہووے عقد اس زن الستی
رفاقت کرے رنگینی سات جو — اول رات مدانے بھی خوش ہووے او
۲۰ نہ خواہش کبھی اور کبھی ہووے میل — ہمیشہ ہووے گو ناگوں اسکا ذیل
مرد ساتھ جو زن جمالی کرے — شب اور روز وہ صرف رانی کرے
سنگ دونوں پیڈو تاں بھرے بال سو — اچھے اس کی شہوت میں جوڑے کی بو
فرج اس کا ہووے گرد چکری مثال — بھی ناپاک دانے اچھے وہ چھنال
نیچے دونوں پاؤں بھی ہووے دراز — ہے تو عورت کے رنگ کا اسکو ساز
رکھے لعل کپڑے کا تن پر لباس — بھی اکثر رکھے پھول کو اپنے پاس
ہمیشہ رہے گرم اس کا بدن — ادھی رات میں اس کو صحبت پر من
ہے دس بار اتیرا بھی بچا ن — اکیس اور بائیس مہینے کی جان

ہستنی عورتوں کے بیان میں

کروں ہستنی عورتوں کا بیان — کہ ہیں کہ جس دہات روشن دوراں
ہووے کوتہ گردن بھی اور پاؤں یوں — کہ کپڑے کا لقچہ دسے ایک جوں
۲۲ انگلیاں اس کے ہووے نگے ہتنی مثال — بچوں بیچ بھی اسکے کم ہووے بال
بدن سخت اسکا ہے چمڑا بھی سخت — منہ سے اچھے دور او بدبخت
طبع اس کی ہووے تا منے پر مدام — ہووے مختلف اس کی خصلت تمام
ہووے بے ادب بے حیا سخت گو — کرے تلخ و تر سے ستی میل او
کرے لعل لب اسکے نیچے کا یوں — گلے بیچ ہے اسکے تعویذ جوں
طبیعت میں غصہ ہووے کینہ ور — سنگ خوش اچھے اور نازک تر
رہیگی شب و روز او تند خو — کہ مکاں اسے رات اور روز ہووے

ہووے سخت گو اور ہستنی کی چال — طبیعت ہووے اسکی ہتنی مثال
ہووے گھونٹنے سے ران پنڈلیاں — بھی موٹے ہووے اسکی سے پیر دو لیوال
سرخ بال سر کے بھی ہووے چہرہ سیاہ تیرہ — نشانی یہ ہے اُنکی میں کرتی نگاہ
دو پستان نرم نارسیدہ ہووے — بھی ناریج مانند کشیدہ ہووے
ہووے اسکا پوشاک یوں جامہ تنگ — کشیدہ دو پستان کو تیر چھوڑ ونگ
تناول کرے بہوت اوجوں دواب — کرے بہت کھانے سے گھر کو خراب
اچھے سخت دل اور نا مہربان — اگرچہ ہووے خوب رو در جہان
گلا اس کا ہووے بھاری آواز موں — ہووے بھاری چیتڑ ان کو ندالے کے تیوں
ہووے خشک وزام اور تنگ بھی — کہ سبزی خوش آوے اسے رنگ بھی
اچھے فیل تیوں ہمدرد کا رفیق — موافق ہووے یار بار شفیق
جیسے بارہ بی بی نکی الف ہوئے — اُسی مرد سے اسکو محبت ہووے
تو کردو لیپ ران کے اور شوق — ہوئے ہستنی کے تیئں اس وقت ذوق
ہووے اس کا ہنگام اس دبانا یار — اول روز حیض کے ہووے پانچ چار
ہے چھ سات اور آٹھ اور بیس بھی — اسے وسم کے ساتھ مل تو ابھی
ہووے ہستنی ان کا دل بےشمار — اگر اس روش سے کرے مرد کار
نہ ہووے جہاں میں زن ایسے کسے — کہ مفلسی ہووے پیر مرد زن اسے

شہوت رہنے کی جگہوں کا بیان

سمجھو جانو شہوت کے ہووے مقر — وہاں سے بدن دوسرے جانے میں سبب
اچھے پانچ دس روز پاؤں کے دن — بھی سیدھے طرف ہووے دس پانچ دن
اول پاؤں پائیں انگوٹھے سے جان — وہاں اسکے ہووے منی کا ٹھکان
دوم بیچ گٹنے کے پکڑے قرار — سیوم اور پنڈلی میں کرتی بچار
چہارم جو نہ دراں ہائش بود — بروز پنجم در کمر میشود
ششم روز آوے فرج بیچ بھی — ہووے اسکے پہلو میں ہفتم بھی
کہ پستوں میں آٹھویں دن بسے — نویں روز اس کے بغل میں گھسے
۲ دہم روز گردن میں ہوئے ٹھکان — گلے میں ہووے گیارہویں دن بچان
رہے بارہویں دن انگلیاں درمیان — اچھے چودھویں دن بھوان میں ٹھکان
بروز پانزدہ زبالش مقام — چنیں گفت دانندکان کلام
ہے سیدھے طرف بھی اسی طور جان — اگر مرد دانا ہے تو اے فلان
بھی اس کے اچھے سر کے بالوں منے — دھرے ونگ بھی انزال کی وہاں اے
بگیرد سولھویں روز اس سر کے بال — ہووے انزال سے بےخبر اور نڈھال

ستر ہویں اچھے کینٹی درمیاں / منی اسکی گر جاوے بوسے سے وہاں
ہے اٹھارویں اسکے رخسار میں / دے اس جا تو بوسہ دے کنار میں
انیسویں کو ہو سکے ہونٹاں اندر / وہ بیٹھے منی نیند میں بے خبر
ہوے بیسویں روز پستاں منے / منی کے تئیں مالش سے بیٹھے انے
یکیسویں کو ہے اسکی بینی اندر / منی گر پڑے اس کی جھجویں اگر
ہوے تیوسویں روز پہلو منے / جو جانے سے نکلد وہاں ہوے خوش ہوے
ہے چوبیسویں روز کر میاں / ہوے انزال گر نکلد جو باوے وہاں
ہے پچیسویں روز بھی ران میں / بکرتے منی گھر پڑے آن میں
ہے چھبیسویں روز گوڑگے میں پچھان / ۲۷ ویں ساق پیمیں میاں
اٹھاویسی کو گھٹنے اندر قرار / ہے حرکت سے اس جاے وہ بیتوار
ہے تلوے میں انتیسویں روزیار / کہ اس دھات سے کہہ گئے بزرگاں
ملے جس گھڑی زن سے اجری من / کرے نا فراموش میرا سخن
ولیکن ہے یہ شرط اے نوجواں / کرے نیک ہر شغل با دلستان
کرے ڈھیل صحبت میں جس وقت تو / پگھل جاوے اس زن کا دل موم تو
جیسے ہوے زن عمر میں ۱۲ سال / کہ آگاہ نہ ہے اس ستی خورد سال
پہنے رنگ برنگی کے بھی پوشاک تو / معطر کرے تن کو خوشبوی سو
ہوے شاد وہ سادگی دلستان / صنوبر صفت ہو بھی رخ لالہ ساں
نہ قوت سے مشغول ہو زن کے ساتھ / بھی تلخی کی اس سے نہ کر کوئی بات
بھی آہستگی ساتھ کر تو دخول / کہ مقصد نہاں ہر دو ہووے حصول
تو کر عورت بیست سالہ سے کار / وہ لذت میں کامل اچھے زور دار
تو اس وقت جس دبات چھاتی کر / کہ کرتا ہی لذت کے تئیں تخت پر
اسے عیش اس وقت پیدا گر ہوے / بہت ذوق و لذت ہو پیدا ہووے
زن نارسید ہوے خورد سال / نہ خوف سے اس عیش کا کر خیال
جو بھولا بندو گل سونا آوے کام / ہوے جو نکلد ڈالی اوپر میوہ خام
انیں ذوق و شہوت کی اسکو خبر / کہ نا آزمودہ اچھے بے خبر
تو جب چاہے خلوت کرے با نگار / بھی خوشبوی دگلہ بلکہ مشک تتار
جلے عود و عنبر مجمر کے بھی درمیان / شراب اور روشن رہے شمع وہاں
سرود و ۳ ستار اور میوہ لطیف / میسر مگر تک ہے ہوے لطیف
خورد و نوش کے بعد صحبت تو کر / کہ جس وقت بولوں میں خلوت تو کر
تو پہلے زن مزاج بھی لے بسر / ملے اپنے الت کے تئیں اس اوپر

نگاہ دیکھ تو اپنی منی پر اے یار کہ تا خود بخود آپ بیٹھے نگار
تو یک لحظہ پستو سے تاری کرے وہ تاریخ عشرت کے لئے دس برے
بیٹھا گود میں اس کے تیئں لا گلے تو خوش طور سے اسکو آسان لے
بدن اس صفت کے ساتھ معقول تو ہو اس وقت صحبت میں مشغول تو
ہوئے داخل آلت فرج کے اندر نگاہ رکھ تو اپنے کو اس وقت پر
کہ تا زن کو انزال ہوے شوق سوں انزال چھوڑ دے اپنی شہوت کو توں
کیا یوں ستودہ تھا واقف اے کہ ہے تیں سو لے ساتھ رگ تن منے
وہ سب رگ جس میں ہے تیں رگ کو قرار دیئے اپنے کاموں میں رکھ یادگار
فرج کے اوپر سے ہی رگ سر تلک بھری آب شہوت سے ہے نکلے ہے یک
ملے جب تو آلت فرج کے اوپر خوشی اوسکو حاصل ہوے بیشتر
پکڑنے سے آلت کو مرد اور زن بہت عیش شہوت سے پاوے زمین
تو اس وقت اے یار رہ عقل ساتھ کہ آلت کو مضبوط رکھ اپنے ہاتھ
ہو گئے بال سب تن بدن کے کھڑے جب آلت تیرا لمحول منفد گر پڑے
صدف کھولکر جیونکہ اپنا دہن ہے نیسان کی مشتاق گرمی کے دن
کشادہ ہوے اس کے تن سب رگان وہاں سے ہووے آب شہوت روان
نگاہ تو رکھے اپنی شہوت اگر ہوے عیش و لذت سے زن بے خبر
بہت عیش حاصل کرے ان سے او کرے کام عشرت کے اس دھیان جو

مردوں کے پہچانت کے بیان میں

کبھی ہو زن کیا ہووے مرد بھی نازنیں ہووے اس سے صحبت میں کم بالیقین
جوان خوش قد اور زیبا ہووے مہ اوکہ خورشید تابان ہووے
ہوے نازک طبع اور نازک بدن بھی ہوے پاک خو اور شیریں سخن
کشادہ پیشانی تو اصنع بلند سخی خوش وضع فکر عالی بلند
بھی آنکھیں ہو بادکی بند تریاں سیک بھی سینے میں بالاں رہے نازک
ہووے دو ابرو میں جیونکہ حلقہ کمان کھولے دو انکھیں کو دو بادام جان
ہووے جسکو ایسی شکل اے عزیز ایسے سبز رو آہو کی خو کر غیر
ہو ثابت ان ایسکے جنسی کے ہوتاں مثال طبیعت پسند اسکی ہوے بدخصال
ہنسی بے محل ایسی ہر کسی کے ساتھ پسند میں کسی کے نہ آوے وہ بات
ایسے بد منی زن مو رخو ہوے ایسے جیتی زن بھی روش ہوے
کہ لذت دیوے اس جنس سے ملا دے جدا اس کی اس جنس سے

مردھنکے پہچانت کے بیان میں

کیوں حال دوسرے کا اے ہوشمند — ہوئے قد میں کوتہ یا قد میں بلند
بدن بال سے ریچھ کے تیوں رہے — کہ جوں چھاتیاں منہ سے بھر کر رہے
جسم بارک ہووے گا جوں گاؤ خر — اگرچہ دیکھے شکل میں وہ بشر
ہووے بے ادب اور بھی بے شرم — دو آب کے تمن کیا وے وہ دم بدم
دیکھے جس کو اس طور سے اے جوان — ایسے سنگی ہستی جفت جان
ہوئے فیل و خر کی طبیعت جیسے — موافق رہے وہ دونوں زن سے
ہے یکسو خصلت جیسے فیل و خر — ایسے خو کے عالم میں دنیا اندر
ہوئے جھوٹ بھی بے حیا بے خوف — تمنا دل میں حیوان تیوں کھاوے سب
دغاباز و ناپاک و نامہربان — بداندیش و عیار اور بدزبان

عورت مست ہوئے کے بیان میں

ہونا مست عورت کا ہے تین دہان — اس صورت میں انزال ہووے مرد بات
مسلنا چھاتیاں چوسنا لب کے تیش — ایسے بوسے اس وقت دینا یقین.
مسلنے سے خوش حال ہو رسنگی — ہوئے جو بوسے لب کو خوش بہتی
ہے خوش بہتی ساتھ بوسے بہت — اچھے کام دوسرا فقط اس سے ترت
زن بد منی کا ابھی بیان — سمجھتی ہے کم یاب اندر جہان
مسلے خوب پستان کو بھیٹتی — کرے تب دونوں کی حرکت منی
تو ہمجنس کی زن سے صحبت کرے. — کہے کے موافق کی خدمت کرے

بوسے لینے کے بیان میں

ہے بوسے کو معشوق میں جائے سات — کہ عاشق کو نہیں ہے بجز اس کے بات
لب لعل شیریں جو ہووے اول — کہے ہیں پیشانی کا دوسرا محل
سیوم جا ہے رخسار پر ہے قرار — چہارم دو انکھیاں یہ ہے آشکار
گلا پنجم و ششم ٹھڈی میاں — ہے بوسے کا لذت سے ہفتم زبان
ہووے نافہمی دوسرے جائے پر — نہ لذت کا کچھ اس میں ہے اثر

عورتوں کا چنپٹی لڑنے کے حال میں

اچھے چنپٹی لڑنے کے سب چھ مکان — کہے عاقلاں یوں سمجھ اے فلاں
ہے سینہ اول گرد پستان دگر — ہے گردن سیوم چہاروان تن ادیر
کو رخسار پنجم بھی ہے در حساب — نیچے ناف کے جان ششم شتاب
تو ہرگز شتابی سے صحبت نہ کر — لگی زن ساتھ جلدی حرکت نہ کر

عورت سے رخصت ہونے کے بیان میں

لے عورت سے رخصت مسافر ہونے — ہو وسی ملک پھرنے کا وافر ہووے

نشانی دے ناخن سے پستان میں — دیکھے دل میں از بہر نشانی اُسے
سکائی کرے جب تیرا یاد او — کرے عشق سے تیرے فریاد او
او نشانی بھی داتوں کی دینا ہے یوں — کہ ہر لحظہ آوے اسے یاد توں
تو داتوں سے او لب ترے گال پر — کہ تا داغ رہے اس کے دل کے اندر
مقعد و تھوڈی کے اوپر دے فلاں — بھی سینے کے اوپر کرے کچھ نشان
سفر کے بنزاں یادگاری رہے — دلے اب حسین خوب کاری ہوے

صغیرین عورتوں کے بیان میں

ہوئے طفل جب تک کہ رہے عمر کم — تو بند ہو کے ابھی رہے گا رحیم
کھلے دس برس بعد از ان اتکاموں — نہیں اس وقت جاری ہوے دان سیخوں
بنزاں حیض سے ہوے بدن زن کا پاک — ملے اپنے شوہر سے با ذوق ناگ
کہ جس وقت شوہر ہوے اس اوپر — ہوے نطفہ مرد کا رحم کے اندر
1 رحم بیچ جب نطفہ داخل ہوے — زن اس دن کے درمیاں حاملہ ہوے
ملے دوسرے دن مرد اور زن — نرم رہے بدن جوں کہ برگ سمن
اگر تیسرے دن ملے مرد رات — پسر ہووے اور ہوے مضبوط ذات
جب او چار دیں روز صحبت کرے — تو بے فکر اس رات خلوت کرے
سمجھ بارھویں دن تلک آخر ہے — ہے گر علم سے عورتوں کے خبیر
ہے دختر کبھو ہو جے ہوے پوردار — حمل حکم سے حق کے پاوے قرار
بنزاں تیرھویں دن یوں عضو زن — رہے بند ہو کر کلی کے نمن

حاملہ عورتوں کے بیان میں

زن حاملہ کی نشانی ہے یوں — تو سن بھائی جان عقل اور ہوش سوں
کہ شکم کے تیوں ناف میں ہوے درد — نہاں عضو بھاری بھی اسکا زن
اسے پیاس اور بھوک ہوے مدام — کرے درد بھی اسکے اعضیٰ تمام
2 ہوے دمبدم عرق آلود یوں — کہ نطفہ ہوا ہے اسے بوج توں
جب تک ماہ گزرے پو کر تو نگاہ — پچھیاں کے دو نوکیاں ہوکے سیاہ
کھڑے ہوں گے سینے پہ بالاں مدام — تو دو نگے ہو نگے انکھیاں کہ خالی دو جام
دہن میں پانی بھر آوے بھی دمبدم — ہوے خواب کا غلبہ السیر ابہم
حرکت کی خواہش ہوے دل میں — بھولائی کرے بھی حرکت او نے

آسان سے جننے کے بیان میں

کوئی تر سن جھیا بچھے میں لگائے گے — بیلد زن کو آسان سے جن سکے
جلد بال سر کے بھی دینا دھواں — تو لد کے ہنگام میں اے فلاں

او مشت حمل کے وقت پر بحکم خدا — بھی عضو سے اس کے ہوئے بچہ جدا
شہد تھوڑی اور دودھ جلد تر — ملا کر پلا دے تو اس وقت پر
بچہ گر نکل نا سکے مر کے جو — خدا کے فضل سے پڑے بچارا وہ

حملوں کے پہچان میں

گرانی ہوئے جب طرف زن کو جب — سمجھنے میں دختر مگر تو عجب
اگر جانب راست ہوئے گراں — نشانی ہے فرزند کی بے گماں
اگر درمیانی شکم کے ہے بار — دو فرزند از حکم پروردگار

عورت سے ملنے کے بیان میں

جب عورت ہوئے حیض سے پاک تن — ملے رات کو مرد کے ساتھ زن
پھر منہ نہ دیکھے کسی مرد کا — بجز چہرہ فرزند اور مرد کا
نہ پچھے اس وقت پردہ حاضر اگر — دیکھے اپنا منہ آرسی کے اندر
حمل بند ہوئے جس وقت اندروں — دسے چشم میں زن کے خوبیٔ نیکوں
ہووے نقش لڑکے کا اس کا اشکال — کہ کچھ شک نہیں اس میں اے خوش خصال
اگر لڑکی شکل دوسری ہوئے — تو عالم سبھی اس پہ طعنہ کرے
کہ عالم اندیشے سے اسکے او پر — دھریں شک وہ ایسا ہے ویسا مگر
ہوں اس کے فرزند سے بے گماں — کہ او تیسرے سے پیڑھی بھی گماں
کیا واسطے اسکے پروردگار — نہ رخ کسکا دیکھے زن باردار
بہا ہے او سہ روز تک دیکھے موں — ندامت رہے خلق کے طعن سوں

حاملہ بعضے چیزوں سے دور رہے میں

رہے نا زنکد آو وقتش نزدیک — سورج کے بھی تابش نہ ہووے ادیک
قدم نہ رکھے ان بلندی او پر — بلندی سے ہوئے حاملہ کو ضرر
نہ بھوکی رکھے اسکو وقت اس کے تیئں — غصے غم سستی ہوئے نہ آزار کیں
حفاظت سے رکھنا ہے اسکی ضرور — ہے بچوں پرورش اسکی اے باشعور

اولاد ہونے کے وجوہات اور علاجات

سنا ہوں کہ وقت سلیمان رسول — کتے ایک تھے عورات صاحب عقول
دوب ہوں رکھے سر زمین کے اوپر — کہ ہے بادشاہ تو بڑا نامور
ہمیں سب ہیں فرزند نہیں سو ملول — سبب کیا سو بول اے خدا کے رسول
بلائے ہیں اس وقت پریوں کو تمام — کہو تم مفصل کہ اے خوش کلام
سبب کیا کہ فرزند نہ ہوئے ان کی تئیں — کہے خاک پر سر کو رکھ کر وہ ہیں
ہوئے بات علت دیوانگی تمام — کہ فرزند نہ ہوئے اسی سے مدام

ہووے یوں رحم اسکا الٹا اول　　منی اس میں سے کود جاوے نکل
نشانی اس کی ہووے گے بعد ازاں　　کرے درد کمر زن کا تیں اکھوے جواں
علاج اس کا اے یار تو سن ابتدا　　ہووے بھی مصری کھانے تو بیتا
بیٹے میں ملا مغز اس کا بہم　　دے صافہ اسے حیض کے بعد ہم
وہ صافے کے تیں ہووے زن تین دن　　تو مل مرد سے بعد ازاں دن بدن
ہووے اس کی صحبت سے زن باردار　　بحکم خداوند لیل و نہار
دویم وہ ہے علت بچھائے اوپر　　زناں کا رحم جاوے بار سے بھر
ہووے آب شہوت کی راہ بستگی　　زنوں کو ہووے اس سے دلخستگی
نشانی ہے اسکی وصل کے بیزاں　　کرے درد اسکا بدن بے گماں
دے خادم تو دو دمڑیاں بھارنگ　　میٹھا تیل ایک چمچہ دے بے درنگ
گلا کر کرے ان سے تر صافہ جو　　پیچھے حیض کے لیوے زن صافہ وہ
رکھے تین دن اس کو اپنے اندر　　ہووے حکم سے حق کے زن بارور
سیوم رحم میں گوشت ہووے زیاد　　اسی واسطے وہ رہی نامراد
علامات اسکی سمجھ لے جواں　　کمر میں کرے درد ہووے بیزاں
دوا کر تو اسکا سمجھ کر مزاج　　پیے اسبغول زیرے سے اسکا علاج
دے خاطی تہی کا بھی زیرہ بہم　　تو کر دہی میں کھانے کے انکو صنم
ملاوے میں صافہ تو دے ایکبار　　کہ نطفہ مرد کا بھی پکڑے قرار
چہارم کرم رحم میں ہووے تیں　　وہ کھا جاوے سب آب شہوت کیتیں
نشانی ہے پیڑو پنڈریاں یا لونی　　کرے درد ہونے کے بعد از سبھی
تو لے ایارہ صابون بلیلہ بھی یار　　بلیلہ سداں تو لے ہموزن چار
برابر تو پیسے کے رکھے روئی میں　　دے صافہ بیزاں پاک ہووے زنے
کرم بھی وہ صافے سے مر جائے سب　　حمل ٹھہر فرزند ہووے حکم رب
ہووے پانچویں لہو سے علت گرم　　منی مرد کی ہووے اس سے نرم
ہووے وہ منی جوش کھا کر لہو　　رواں ہووے اور بیز ہووے ناکبھو
سبب کیا سو نطفہ نہ پکڑے قرار　　نشانی بھی اسکی یہی کر بچار
رکھے مشک کو ہووے بیزاں تو خیر　　کرے بار ۱۱ اکے درد پیشتر
تو جانے لہو سے ہی اسکا فساد　　علاج ایک کہوں میں تو رکھو خوب یاد
ملا کر گلاب اور السی کا تیل　　دے عورت کو مرکز بو مت بوجھ کھیل
وہ صافے سے عورت ہووے پاک یار　　کہ اسکو حمل دیوے پروردگار
ششم عورتوں کا سرد ہووے رحم　　منی نا رہے اسکی سردی سے جم

سمجھ انکو تو بعد سونے کے مرد — کہے یوں کہ ہوتا ہے سینے میں درد
تو سمجھے کہ سردی ہے غالب ایسے — منی اسکی سردی سے خالی رہے
بلادر جیسے کلونجی سیاہ — لے کالی زیری کوٹ کر سب ملا
لے تو ٹانک اے یار ہر ایک سوں — میٹھے تیل میں جوش دے اس کو یوں
بجھا اس میں یہ دو رنگ ادوی کیتس — ٹھنڈا ہونے کے بعد از لے صافہ یقیں
بھرے جاوے بتیوں رحم بیچ پور — رحم سے ہووے رنج سردی کا دور
کہے سا تو یوں علت ہے اس قدر — نہ کبھی زن کو درد کرے گا اثر
کہ کرے جس وقت اس سے صحبت مرد — وصل بعد اسکو نہ ہووے درد
سمجھ اسکو آسیب دیوں کا ہے — کہ دیووں تو کیا بلکہ پریوں کا ہے
کرے تو تعویذ و منتے انکا علاج — اسی درد کی ہے طبع اور مزاج
رضا ہوں اگر دیو اور پریاں اپنے ہاتھ — منی کی دوا انکو کرتے ہیں گھات
کھجور اور ناریل مصری ابہم — لے بلیا تو کر یو تینوں خمیر ختم
لے اسگندھ اور مصطگی سفید — سونٹھ اور گوکھرو سے نکال اور بھید
تو ہر ایک شے لے وزن کس دو دم — برابر ہووے وزن بابیش و کم
پو سب دودھ میں ڈال اوٹا کے یوں — کھلادے تین مہینے پو ہووے کے تیوں
دو پستان رہے مثل نارنج سخت — اگر کھاوے زن تو رہے نیک بخت
برس ایک تک کھاوے اس کو مدام — ہووے چودہ برس کے سے پستان تمام

فرج تنگ کرنے میں

تو چاہے کرے تنگ کر فرج کو — لے ایک ہاتھ بھر پاک کپڑے کو تو
بھیگا سرد پانی میں اسکو یار — سکھا چھاؤں میں درمیاں تین بار
اناروں کے چھلکوں کے شوربے اندر — بھی ملیری کے پانی میں کر اسکو تر
لے کپڑا ذرہ بھیگا کر اسمیں سوں — دے صافہ بدن اپنے عورت کو یوں
کیتک وقت کے بعد صحبت تو کر — آچھے سال خوردہ تو ہووے بکر
وصل کے وقت مرد ہو زن اگر — وہ کپڑے سے دھویں فرج اور ذکر
فرج ہووے تنگ اور ذکر تند حال — مرد اور زن کی نکل جائے کمال
فرج تنگ عورت کی کرنے کے تیں — دوا اس سے بہتر نہیں بالیقیں

طلا کے بیان میں

بلادر کے بیلے تو لے کاٹ کر — میٹھے تیل میں اسکو تل اے بشر
شہد میں گلا کر ذکر پر لگا — ذرہ وقت جاتن کے اسکو سکھا
ہووے اسکو انزال فی الفور یار — تو اس بات کو آزما لو بھی بار

ہووے اس سے شہوت میں عاجز زناں — نہ مردوں کی رغبت کرے بعد ازاں

قوت باہ

تو چاہے کرے جب قوی مبیخ کو — لے صحرائی چینی کے تو مینخ کو
نہ ہووے بدبیخ کے رنگ میں بیخ او — بہت نرم و نازک ہووے بیخ او
کتر کر ٹکڑے بنا ان کو — او بال کر اسکو چھاؤں میں کر خشک
اسے کوٹ کر تو کپڑ چھان کر — لے اجوائن کا ہموزنا ہموزن بھر
ملاکر آتو کوزے شنبالی کے پات — سکھا چھاؤں میں کوٹ رکھ اپنے ساتھ
تو لے مینڈہ ماش ہموزن تو — لے دگ ایک داگہ بیرا لے نیک تو
میٹھا گوڑ لے لعل ہووے دو وزن چار — پکا کر تمام اسکا کر تو تیار
ہو تیار جس وقت وہ سرخ قند — سفوف ڈال اس میں پھر کھا وقت چند
ہووے حلوہ یکساں تو کھا صبح و شام — موافق لیمونکے پیالے مدام
بدن میں منی اس سے ہووے بیشتر — نہ سردی کا رہے تمہیں کچھ اثر
ذکر تیز ہووے اور قوت دیوے — بہت ذوق کے وقت شہوت دیوے
جو کوئی شخص اک سال عادت کرے — گدھے تیوں ذکر اس کا فربہ بنے
کریں جو کہ ترکیب میری مدام — جوانی زیادہ ہووے صبح و شام
اگر تو سنے یار میرا بیان — کروں اس کے کچھ خصلتاں میں عیاں
اول یہ کہ ہووے بیٹھ کے درمیاں ضکم — نہ کم اس ہووے خاصیتکا نیزاں
دوم گرم رہے مرد تا پاؤں سر — کہ ہرگز نہیں سردی کرتا ذکر
سیوم تن سے ہووے خون فاسد برون — دو رخسار کے متی کرے لعل گوں
چہارم کرے ضعیف کو اے فزوں — کرے میل زن ساتھ مثل جوان
ہووے پانچواں چہرہ گل کے مثال — ہمیشہ رہے خوش جوانی کا حال
ششم داں بفضل خدا وند داز — ذکر ہووے موٹا بھی ہووے دراز
شرط ہے کہ یکساں کھاوے اگر — پرہیز میرے کہنے پو کرتیں نظر
تناول تو کر کھا نا کھانے بیزاں — بہت فائدہ ہے سمجھ اے فلاں
دے شرط ہے تین ہفتے تلک — نہ ہووے بغل میں تو عورت تک لگ
تناول تو بیفکر کر صبح و شام — تو کھا نان اور گوشت ہر دم مدام
اگر ذوق عشرت کا چاہے بدل — تو میرے سخن کے اوپر کر عمل
اگر ہے مخنی مرد ہووے ترت — کہ دوستوں میں آزمایا بہت
بجا لاؤں میں شرط خدمت کی رب — میرے قبلہ و کعبہ ہیں اور قطب
جہاں کو معرفت میں بیشتر — کہ ہے نام عبد الغنی خان ککر

کہے مجھ باپ کہانی یہ کتاب — اگر ترجمہ اسکا ہووے شتاب
ہے منزہ سخن صاف جیوں آرسی — اسی سمجھ ہووے نہ ہر کس کیتیں فارسی
حقیقی برادر ہیں میرے کلاں — حکم سے انہوں کے کیا ترجمہ
اتھا فارسی نظم جامی سے یہ — کیا ترجمہ اسکا ہندی میں جو
جمع ایت ہیں اس میں نادر ہنر — کہ حکمت کے داخل ہیں اس میں گہر
کیا ہوں ہنر جو تجھے کام آوے کام — کہ فرمائے ہیں سو کلیاں تمام
عمل میں لیکر آؤ اے دوستاں — نہ محنت کو کھو میری دانشوراں
ہے اس علم کے درمیاں بے دلیل — دے جگ میں صاحب ہوس ہیں ذلیل
نہ بو الہوس دیکھیے ہے انجام کار — نہ مکر لے ہر ن کیتیں ہر ایک سوار
ہے اس علم میں وہ جو صاحب ہوس — کہ انکو اچھے مال و زر و مقبل فتن
کیا علم سے مرد و زن کے بیاں — ہر ایک بیت میں میں کیا درفشاں
نیزی عاقلوں میں ہے ارتقا رجحہ — نہ سمجھے یہ نادان گفتار مجھ
بہت رنج و محنت میرے گیا — لہو کو سے تیوں مشقت کیا
یہ محنت ہے روشن خدا کے اوپر — نہ کوئی جانے کیا ہوں محنت کس قدر
ہوئے آزمودہ سخن جو میرا — کہیں مجھ یہ تحسین شاہ و گدا
کیا غوص دریا میں میں اس قدر — لے آیا ہوں حکمت کے لعل و گہر
ہے دانا وں اس بات سے باخبر — کریں یاد جب ہر میں ہیں سخیر
ہوئے گو دمیں جب دلآرام کو — ہنر ور ہے تو قدر ہیرا اس کام کو
اگر بادشاہ ہو دگر دلق پوش — مرادیک ہر دو کو دروقت جوش
رکھیں جو یہ سخن یہ نہیں ہے خطا — ہر ایک کو کیا فضل یو حق علا
خدا ایک یہ جفت ہے دو شریک — کیا دو سر و کوان جبت سے نزدیک
نیا کے زمانے سے تا او نیا — کہے ہیں سبھی ذوق با دلربا
نہیں کوئی خالی ہے اس کام سو — وہ ہر حق کہ پیدا کیا خلق کو
اگر چہ ہوے عاشقانہ سخن — ولیکن ہے یہ علم دریا کہن
ہے اس میں نیا ں گو ہر آبدار — ہر ایک کو ملی کر اے پروردگار
الہی میرے شعر کو دے تو زیب — کہ ہووے بادشاہ اور گدا دلفریب
سنے اور پڑھوں میں دل افروز کر — کہ ہیں یا قلدان ہے تو قیر ور کر
شفا بخش تو یا غفور الرحیم — گنہگار ہوں معصیت کا سقیم
الہی کرم سے تو یار دگر — شمع دین کا میرے روشن تو کر
۵ جہاں بیچ جو نم سنے میں گیا — گناہاں کو ن میرے نہیں انتہا

ہے امید تجھ لطف سے اے ذباب — حسین کو نہ محشر میں پوچھے حساب
کیا میں نے تاریخ کا جب خیال — تھیں یک ہزار دو سو نیز بارہ سال

تمام شد

بفضلہ تعالیٰ در بیدون صفر المظفر ۱۲۸۶ھ از دست محمد خان عملی صورت اختتام گرفت

اس مثنوی میں کل ۳۱ ابواب ہیں لیکن مصنف نے اس کا نمبر نہیں لگایا ہے پہلا باب حمد کا ہے جو چودہ شعر پر پھیلا ہے پھر اس کے بعد شاعر نے داستان کی ابتدا کر دی ہے۔ جو شعر نمبر ۱۵ سے ۵۰ تک ہے پھر عنوانات قائم کئے ہیں جو اپنے لحاظ سے ایک ایک باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آخر میں قوت باہ کے عنوان (باب) سے جو باب قائم کیا ہے وہ شعر ۵۱۱ پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد شاعر نے اپنے بارے میں اور خاتمہ کلام کے اشعار لکھے ہیں۔ جو خود ایک باب کی حیثیت رکھتا ہے اس طرح کل ۳۱ ابواب قائم ہوتے ہیں۔

اس مثنوی میں کل ۵۱۲ اشعار ہیں۔ حسین اس کا مصنف ہے اس نے یہ مثنوی فارسی سے ہندی زبان میں ترجمہ کیا ہے اس کا سنہ تصنیف اس نے ۱۲۱۲ھ بتایا ہے اور اپنے بھائی عبدالغنی کے بارے میں بھی تعارف کرا دیا ہے کہ انہیں کی فرمائش پر اس نے یہ مثنوی فارسی سے قدیم اردو میں تبدیل کیا ہے۔ جو یہ مثنوی تصنیف کے ۷۴ سال بعد دوبارہ لکھی گئی ہے ~~تصنیف ہوئی~~ اس کا کاتب محمد خان ہے۔ زبان بھی سادہ اور سلیس ہے۔ اور قدیم مثنویوں کے مقابلے میں اس کے لہجے بھی بدل گئے ہیں۔

یہ دوسری مثنوی ہے جو جنسیات کے باب آتی ہے ڈاکٹر فہمیدہ بیگم نے قرمتی کے ایک مثنوی بھوگ بل کا تذکرہ اپنے مقالہ میں کیا ہے جو ۱۰۰۱ھ کا ہے اور بیدر کا رہنے والا ہے۔ لیکن انھی کا کہنا ہے کہ اردو ادب میں صرف ایک ہی ایسی مثنوی ملتی ہے۔ حسین نامی کئی ایک شاعر گذرے ہیں اس لئے شاعر کے پیدائش و وطن وغیرہ کے حالات نہیں ملتے البتہ جنسی ادب کے بارے میں یہ ایک اضافہ ہے جو میری نظر سے گذری اور اس کو میں نے مرتب کیا ہے۔

محمد صبغۃ اللہ

مورخہ ۱ اکتوبر ۶۸۱